اسلامی معاشرتی نظام اورخاندان پر ذرائعِ ابلاغ کےآثرات

Effects of media on a family and Islamic social system

مفتی عبدالحق حقانی[1] ڈاکٹرصاحبزادہ بازمحمد[2]

Abstract:

This has been a debate for a long time among Muslims whether to use media or not. At some places, media is considered as harm as alcohol while at some places, there are no problems. But mostly, the Muslim societies are being targeted through media by every kind of information against Islam and to drag Muslims away from Islam. Male and female interaction is evolved because there have come application/programs which tell you about your soul mate or your love among your friends, also there have become online communities and groups just for free mingling where girls and boys are fooled easily. How can we protect our kids from the dark side of media especially social media? Second how we protect ourselves from the elicit material.

It is an understood fact that wrong use of social media has affected our societies seriously.

Key words: *Effects, media, societies, harmful, considered.*

ذریعۂابلاغ خواہ وہ اخبارہویا ریڈیو،ٹیلی ویژن ہویاانٹرنیٹ اسکی اہمیت اوراس کی اثرانگیزی ہردور میں مسلم رہی ہے۔ خاندان اورمعاشرتی نظام کی بقااورتعمیروترقی کےلیےاِبلاغ وترسیل انتاہی ضروری ہے،جتناکہ غذااورپناہ گاہ۔انسانی نقطہ نظر سے دیکھا جائے توترسیل دو طرفہ سماجی عمل ہے اس دور میں بھی جب منہ سے نکلی ہوئی آواز نےمنقش تحریر کاجامہ زیب تن نہیں کیا تھا اور انسان اشارے کنایے،حرکات وسکنات اور لمس و شعور کی مددسے اپنی ترسیل و ابلاغ کی ضرورت کی تکمیل کیا کرتاتھا، ابلاغ اور ترسیل کے وسائل خاندان اور معاشرتی نظام میں اہمیت کے حامل تھے، اور آج کے برق رفتار عہدمیں تو اس کی اہمیت سے انکار ممکن ہی نہیں۔ عوامی ذرائع ترسیل دنیا کا نقشہ بدل سکتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ترسیلی شعبے کے بعض ماہرین نے کسی مہذب انسانی معاشرے کی تعمیر وترقی میں انتظامیہ، عدلیہ اور مقننہ کے ساتھ ذرائع ترسیل وابلاغ کو پانچویں ستون کی حیثیت دی ہے۔ 1

ذرائعِ ابلاغ کی ترقی کے ساتھ انسانی معاشرے کی ترقی مربوط ہے

اگر یہ ذرائع و ترسیل نہ ہوتے، تو خاندان اورمعاشرہ تہذیب وثقافت کے شائستہ تصور سے محروم رہتا اورجہالت و ناخواندگی کے اندھیروں میں بھٹک رہا ہوتا۔

---

[1]-ایم فل سکالر،شعبہ علوم اسلامیہ ،بلوچستان یونیورسٹی۔
[2]- چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، لوچستان یونیورسٹی۔

انسانی معاشرتی نظام ِزندگی میں ابلاغ و ترسیل کو شہِ رگ کی حیثیت حاصل ہے۔ اپنے خیالات و جذبات اور افکار و نظریات کے اظہار کے لیے اگر اس کو موقع نہ ملے تو وہ ایک ہیجانی کیفیت میں مبتلا ہوکر مضطرب اور بے چین ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نہ صرف تمام ممالک کے دستور میں خاندان اورمعاشرےکو اظہار رائے کے آزادی کی بنیادی اور فطری حق کی ضمانت دی گئی ہےبلکہ اس حق کو سلب کرنے والے عوامل ومحرکات پر بھی قدغن لگانے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ آج انفارمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں آنے والے انقلابات نے دنیا کو ایک چھوٹے سے گاؤں(گلوبل ویلج) میں تبدیل کر دیا ہے۔ آج ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھ کردنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا مشاہدہ کر نا اور اس پر بر جستہ اپنی رائے دینا اوراس کو وسیع پیمانے پر پھیلانا ممکن ہے۔ انٹرنیٹ جیسے جامِ جہاں نما کے وجود میں آنے کے بعد تو ساری کائنات ایک چھوٹے سے بکس میں قید ہوگئی ہے اور آپ جب اور جس وقت چاہیں اس کے ذریعے کائنات کے طول و عرض کی سیر کرسکتے ہیں۔ آج ذرائعِ ابلاغ کا دائرہ کافی وسیع ہوگیا ہے۔ ای میل، ٹویٹر، اسکائپ اور فیس بک کی وساطت سے اپنے خیالات کی ترسیل ممکن ہے۔اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ وغیرہ ذرائعِ ابلاغ کے اہم ستون ہیں۔

اسلام بحیثیت دین ومذہب ذرائعِ ابلاغ کے بارے میں اپنے متعلقین کواس بات کاپابندکرتاہے کہ احترام انسانیت،حقوق العباد،انسانی حقوق اوراخلاقیات میں کمی کوتاہی سے اجتناب کریں۔نیکی کی اشاعت کے تسلسل میں تعطل نہیں آناچائیے،فواحش ومنکرات کاسدِباب کیاجائے۔نجی زندگی کومکمل تحفظ ملناچائیے۔صالح معاشرے کے قیام میں معاونت واخوت ِاسلامی کافروغ مقصد اولین ہو۔

بےشمارآیات واحادیث مسلم معاشرے کی نوعیت کومتعین کرتی ہیں۔اسلامی ریاست اسی معاشرے کی محافظ اوراس کے ذرائعِ ابلاغ معاون ومددگارکاکرداراداکرتے ہیں۔اسلامی نقطہ نظرسے ذرائعِ ابلاغ معاشرے سے

فتنہ وفساد،خودغرضی ولالچ اوربغض وحسدکوختم کرکے محبت واخوت کے جذبات کوپروان چڑھاتے ہیں اورعفوودرگزرہمدردی وغمگساری،اورخیرخواہی ایثار کے جذبات واوصاف کومعاشرے میں جاگزیں کرتے ہیں۔ذرائعِ ابلاغ اسلامی معاشرے میں تبلیغ دین کاایک اہم شعبہ ہے اگراِسے اخلاق کی تعلیم کی تاکیدکاذریعہ بنایاجائےتواسلامی تہذیب وتمدن اخلاقیات کاآماجگاہ بن جائیگایہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :

بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاق-2

''میں مکارِمِ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ ''

حضور ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کے بارے میں قرآن مجید کی شہادت یہ ہے کہ :

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ3

''بے شک آپ اخلاق کے بلند ترین مرتبہ پر فائز ہیں ''

حضرت نواس بن سمعانؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

''اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ صَدْرِکَ وَکَرِھت اَنْ یطلع علیه النَّاسُ ''4

''نیکی اخلاق و کردار کی اچھائی کا نام ہے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں خلش پیدا کرے اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس سے آگاہ ہوں۔''

اسلام میں ہرکسی کاعزت نفس محفوظ ہے کوئی کسی کوادنی بے عزتی نہیں پہنچاسکتا۔مگرجب ذرائع ابلاغ کا لگام غیرمسلم کے ہاتھوں میں چلاگیاتوہم نے بھی غیروں کی مطابعت میں لوگوں کی عزت کوتارتارکرناشروع کردیاہم دیکھ رہے ہیں کہ آج کل کے ذرائع ابلاغ کاالمیہ یہ ہے کہ اسٹنگ آپریشن میڈیا والوں کا آج کل محبوب مشغلہ ہے۔جس کے آڑمیں کسی کی شبیہ مسخ کرنا ہو تو وہ اسٹنگ آپریشن کا سہارا لیتے ہیں۔ اسلام نے کسی کی نجی زندگی میں تو مداخلت سے منع کیا ہے لیکن اگر کسی شخص کے حرکت و عمل سے مفادِ عامہ پر ضرب پڑتی ہو تو ایسے جرم کا پردہ فاش کیا جاسکتا ہے۔

دوسری طرف پاکستانی معاشرہ میں جعلی پیروعامل ہویاقصورسکینڈل کارونماہونے والابدنام زمانہ واقعہ یاسی طرح مملکت خداداد کے دوسرے علاقوں میں فحاشی کے اڈے،جعلی ادوائیات کے مراکزہوں یاحکومت اورانتظامیہ کی ظلم وبے اعتنائی ان سارے مقامات پر میڈیا کے جراءت مند رپورٹرز نے ان کے چہرے سے نقاب اتار کر ملک اور قوم کی عظیم خدمت انجام دی ہے۔ پاکستان میں موجود چینلز میں سے ہرایک کاایک ذیلی شعبہ ہوتاہے جوان جیسے افراداورجرم کے اڈوں کی نشاندہی کیلئے جان ہتھیلی پررکھ کر قوم وملت کےلئے عظیم خدمت انجام دے رہے ہیں۔ذرائع ابلاغ اورمیڈیاکےان جیسے شعبہ جات نے معاشرے اورخاندان پر دوقسم کے احسانات کئے ہیں۔پہلایہ کہ جعلی وفراڈی قسم کے لوگوں کی نشاندہی کرکے ان سے معاشرے کوپاک کردیادوسرایہ کہ معاشرے کے افرادمیڈیا کے ڈرسے کوئی جعلی اورغلط کام نہیں کرسکتے ۔یہی مقصد دین میں تعزیرات اورحدودوقصاص کاہے۔کہ معاشرے کے افرادجرائم سے رُک جائیں ورنہ اسلام کوکسی کاسر قلم کردینے اورسنگسار کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔اور نہ ہی یہ وحشت وبربریت اسلام کوپسندہے۔

میڈیا کے ان شعبوں میں سر فہرست نام ''جرم بولتاہے''اور''ARY''کا''سرعام''جرم اورمجرم''ایکسپریس نیوزکاپرگرام ''کوئی دیکھے نہ دیکھے شبیر تو دیکھے گا ''اورسماء نیوزکے کچھ پروگرامزجیسے''عام آدمی ''''کرائم سین ''''ہم لوگ '''' خفیہ آپریشن '''' متاثرین''''ایسابھی ہوتا ہے ''''عوام کی آواز '''' مجھے انصاف چائیے ''اورآج ٹی وی کاپروگرام''میری کہانی میری زبانی ''یہ اوران جیسے دوسرےپروگرامز قابل دیدودادہیں۔

ان جرئم کی سنگینی کااس بات سے اندازہ لگایاجاسکتاہے کہ ARYکے''سرعام''نے تومزارقائد کے اس مقام جہاں قائداعظم آسودہ آرام ہیں سےایک گھناؤنے جرم اورفحاشی کیلئے کرائے پرنو جوان جوڑوں کودئے جانے کاانکشاف کرکے اس کاسدِباب کروانے میں مدددی ہے۔

یہ اوراس جیسے دوسرے پروگرامز خاندان اورمعاشرے کے لئےبہت ہی مفید ثابت ہوتے ہیں۔مگرافسوس کہ ہمارامیڈیاایسے پروگرام یاتو پیش ہی نہیں کرتا اوراگر کرتاہے تو بہت ہی کم پیش کرتا ہے۔

جی ہاں !یہ بات بھی ایک حقیقت ہے کہ قرآن کریم میں کسی کی ٹُوہ میں لگنے سے منع کیا گیا ہےجیساکہ ارشادہے:

''ولاتجسسواولایغتب بعضکم بعضا''5

''اور کسی کی تجسس میں نہ پڑو،اور نہ ہی کسی کی غیبت کرو''

مگریہ بھی حقیقت ہے کہ اسلام برے قول،فعل اورعمل کوبھی پسندنہیں کرتا جیساکہ سورۃ النساء میں اللہ تبارک وتعالی فرماتے ہیں :

" لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم"6

''اللہ تعالی پسند نہیں فرماتے کہ بری بات زورسے کہی جائے(یعنی لوگوں میں اس کی پرچار کی جائے)''

لہذا اگر کسی مشتبہ شخص کے بارے میں معتبر ذرائع سے معلوم ہوجائے کہ وہ کوئی خطرناک کام کرنے جارہا ہے، تو اس کے جرم کو طشت ازبام کرنا ضروری ہوجاتا ہے۔ گھروں میں جاسوسی کے آلات نصب کرنے، کسی شخص کے ٹیلی فون کال ٹیپ کرنے وغیرہ اس قسم کی جتنی صورتیں ہوسکتی ہیں، ان پر اسی حکم کا اطلاق ہوگا۔

اگر آثار وقرائن سے کسی ممنوع اور مخالف شریعت امر کا علم ہوجائےتو اس کی دو صورتیں ہیں:

ایک یہ کہ اس کی تلافی بالکل ممکن نہ ہو۔ جیسے یہ کہ کوئی اجنبی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں ہے یا کوئی شخص کسی آدمی کے قتل کی منصوبہ بندی کررہا ہے۔ تو ایسی صورت میں ایک صحافی اور رپورٹر تحقیق اور تجسس کرسکتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جرم اس سے کمتر درجے کا ہو۔ وہ یہ کہ اس کا جرم کسی معاشرے اورخاندان کے افرادتک متعدی نہ ہو۔بلکہ کسی فرد کی ذات تک محدود ہوتواس صورت میں اس کی ذاتی زندگی میں مداخلت کرنا بالکل منع ہےکیونکہ اس صورت میں اصلاح مقصود نہیں ہے بلکہ بے عزتی وبے احترامی مقصود ہے۔

مفتی محمدشفیع ؒاپنے شہرہ آفاق تفسیرمیں لکھتے ہیں:

" چھپ کر کسی کی باتیں سننا یا اپنے کو سوتا ہوا بنا کر باتیں سننا بھی تجسس میں داخل ہے البتہ اگر کسی سے مضرت پہنچنے کا احتمال ہو اور اپنی یا دوسرے کسی مسلمان کی حفاظت کے غرض سے مضرت پہنچانے والے کی خفیہ تدبیروں اور ارادوں کا تجسس کرے تو جائز ہے۔"7

اس طرح کے پروگرام اگرنیک نیتی پر مبنی ہوں اورحکمت سے پیش کئے جائے تومعاشرے سے کئی طرح کے مروج مفاسدکاازالہ کرتا ہے۔ورنہ کئی مفاسدکواپنے ضمن میں لئے ہوئے ہیں۔اورمعاشرے کے افراد میں افراتفری اورانتشار کا سبب بنتاہے۔

معاشرے کے بہبودکے لئےعلماء کاذرائعِ ابلاغ پرتبلیغی سرگرمیاں:

معاشرے اور خاندان پر اچھے اَثرات مرتب کرنے کے لئےعلماءِ کرام اورزعماءِ ملت نے ایسی بہت ساری ویب سائٹس بھی تیارکی ہیں جو اصلاحی ، تحریکی ،تبلیغی، فکر انگیز اور حالات حاضرہ پر مشتمل ہیں۔خطابات ودُرُوس اور نعت خوانوں کی مترنم وپُرسوز آواز میں نعت ِرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مکتبہ شاملہ،مکتبہ جبرائیل ،مکتبہ المکنون،مکتبہ طیبہ وغیرہ سے شائع کردہ تقریباً تمام کتابیں بھی موجود ہیں۔

چند ویب سائٹس اور ان کاپتہ پیش خدمت ہے:

1)www.sunnidawateislami.net
2)www.sdiproblogspot.com
3)www.trueislam.info
4)www.truequran.com
5)www.ja-alhaq.com
6)www.sunnah.org
7)www.barkati.net
8)www.islamicAcadmy.org
9)www.imamahmedraza.net
10)www.alahazratnetwork.org
11)www.aljamiatulashrafia.org
12)www.razaemustafa.net
13)www.raza.co.za
14)www.ala-hazrat.org
15)www.ahadees.com
16)www.dawateislami.net
17)www.fikreraza.net
18)www.khatmenabuwat.com
19)www.noorenabi.net
20)www.hazrat.org
21)www.sunnispeeches.com
22)www.muhammediya.com
23)www.humsunni.cjb.net
24)www.siratemustaqeem.net
25)www.livingislam.org
26)www.wahabi.8m.net
27)www.allamaazmi.com

معاشرے میں بے راہ روی اورمنکرات کوروکنے کابہترین راستہ تبلیغ دین ہےاسلام من حیث المذہب تبلیغ دین کواسلامی تہذیب کا جزء سمجھتاہے اورہرمسلم کواس کاپابندکرتاہے کہ تبلیغ دین کے لئے شب وروزکوشاں رہےارشادخداوندی ہے:

”کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر وتومنون باللہ“8

”تم بہترین امت ہولوگوں کے نفع کیلئے نکالے گئے ہوتم بھلائی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہواوراللہ پر ایمان رکھتے ہو۔“

دوسری جگہ ارشاد ہے :

”ولتکن منکم امة یدعون الی الخیرویامرون بالمعروف وینهون عن المنکرواُولئک هم المفلحون“9

”تم میں سے ضرورکچھ لوگ ایسے ہونے چاہئیں جو لوگوں کو نیکی کی طرف بھلائیں ،نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں،جو لوگ یہ کام کریں گے وہی لوگ فلاح پائیں گے۔“

پہلی آیت میں اللہ تعالی نے اس امت کوخیر امت ہونے کا تمغہ دیاہے وجہ یہ بتائی ہے کہ تم بھلائی کاکام کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو ۔یعنی دعوت الی اللہ پر عمل پیراہو۔تبلیغی سرگرمیوں کے حوالے سےذرائعِ ابلاغ پرمثبت آثرات مرتب کرنے والے بعض مذہبی اسکالرزحضرات کے تبلیغی سائٹس پیش خدمت ہے:

WWW.harunyahaya.com

WWW.darwinism_watch

WWW.endofimes.net

WWW.Ihlesunat.com

WWW.truthforkids.com

WWW.irf.net

www.famousmuslums.co

www.islamtomorrow.com

www.islamtoday.com

www.albalagh.net/taqi

www.khutbat.com

www.darsequran.com

www.tanzeem.org

www.scholars.com

www.aswatalislam.net

www.quranacademy.com

دوسری طرف مغربی اورانڈین ذرائعِ ابلاغ سیکولر،لادین اورابلیسی ہتھکنڈوں سے اپنی جدید ٹیکنالوجیکل اورمیڈیائی ترقی کے بَل بوتےمسلمانوں کے اس میدان میں کم علمی ،سادگی اورمذہب سے بے خبری کاخوب فائدہ اُٹھاکرجدیدذرائعِ ابلاغ کے ذریعے مسلمانوں کے معاشرتی اور خاندانی زندگی پرمنفی اَثرات ڈال رہے ہیں مگرمسلم سوسائٹی کاالمیہ یہ ہے کہ ان تمام کارستانیوں کے باوجودہم انڈین اورمغربی تہذیب اوران کے راہ وروش کواپنے لئے ترقی کارازسمجھ رہے ہیں جس چیزکوپیغمبراسلام مرض کاسبب بتارہے ہیں ہم اس کوتریاق اورشفاسمجھ بیٹے ہیں۔اس حوالے سے ڈاکٹرمحمدوسیم اپنی تصنیف میں رقمطرازہے:

"خدابے زار،مادہ پرست اورلادینی افکارسے مسلح مغربی میڈیاکاسیلاب ترقی پذیرممالک اورخصوصامسلم معاشروں کی تہذیب وثقافت کے جانب بڑھتااوراُمنڈتاچلاآرہاہے۔یہ سیلاب اخبارات ورسائل کے علاوہ ریڈیو، ٹیلی وژن ، ڈش انٹینا،وی سی آر،ویڈیوکیسٹ،کیبل نیٹ ورک اورکمپیوٹرانٹرنیٹ کے ذریعےہماری سماعتوں اوربصارتوں کونشانہ بنارہا ہے۔اسی یلغارکوفی زمانہ مغربی تہذیبی وثقافتی یلغارکانام دیاگیاہے۔کیونکہ مغرب کے ترقی یافتہ ممالک دورجدیدکےمعمارہیں۔اس لئے وہ تعلیم وصنعت اورمعیشت کے علاوہ تہذیب وتمدن کے میدان میں بھی اپناتسلط قائم کرناچاہتے ہیں۔اوراپنی شیطانی تہذیب کومسلمانوں کی پاکیزہ تہذیب پرغالب کرنے کے لئے کوشاں ہیں تاکہ مسلمانوں کے طرززندگی اورذوق جمالیات کومسخ کرکے مغرب کےآزادانہ طرززندگی کومسلم معاشروں میں فروغ دے سکیں۔"10

اسلام میں خاندانی نظام کوخاص اہمیت حاصل ہے یوں نہیں ہے کہ ہم یہ خیال خام کریں کہ انسان اوراس کے افرادخودبخودوجودمیں آکراب ان افرادسے مل کربننے والاخاندان اورخاندانوں سے ملکر بننے والامعاشرہ محض لوگوں کی جھرمٹ ،افرادکاجم گھٹا اور حیوانِ ناطق کاایک گروہ ہےگویا جنگل کے حیوانات کی طرح ان کے بودوباش کاکوئی قانون وضابطہ اخلاق نہیں۔ہرقوی کمزورکوہڑپ کرجاتاہے جیسے کہ ہم اپنے زمانے کے لوگوں کودیکھ رہے ہیں،ارسطو نے یہی کہاتھا :

"یہاں قانون مکڑی کاوہ جالہ ہے جس میں چھوٹے کیڑے مکوڑے پھنس جاتے ہیں اوربڑے اسے پھاڑدیتے ہیں۔"11

یہی سوال اگراسلام سے کیاجاتاہے کہ کیاخاندان اورمعاشرے کے بودوباش اورتہذیب وتمدن کے لئے اللہ تعالی نے ہمیں کوئی طرزوانداز نہیں دیاہے؟تو واقعہ یہ ہے کہ اَزل سے اَبدتک خاندان اورمعاشرے کے لئے اسلام کاایک شیوہ رہاہے۔اسلام نے ہمیشہ سے خاندان اورمعاشرے کوایک پٹڑی پرگامزن کیا ہوا ہے۔خاندان اورمعاشرہ چندافراد کے رہنے سہنے کانام ہی نہیں بلکہ کچھ قواعداورضوابط میں بندھے انسانوں کے مجموعے کانام خاندان اورمعاشرہ کہلاتاہے۔

کہنے کی بات یہ ہے کہ جدیدیت اور ماڈرنزم نےاس خاندان اور معاشرے کے ساتھ کیاسلوک روارکھاہے؟اورجدیدمیڈیانے اس پرکیا اَثرات مرتب کئے ہیں؟اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی کے ایک پروگرام میں جب میری ملاقات معروف عالمِ دین حالات حاضرہ کاتجزیہ نگارمفکراسلام علامہ زاہدالراشدی صاحب سے ہوئی تو حضرت سے میں نے یہی سوال دریافت کیاآپ اپنےمخصوص انداز میں فرمانے لگے:

> ‘‘ارے مولوی صاحب! تہذیب وتمدن اورخاندان کہا ں ہیں سب کچھ تومیڈیاہے’’

یقینی بات بھی یہی ہے کہ خاندان کی راہ و رسم تہذیب وتمدن سب کچھ ذرائعِ ابلاغ کےہاتھ میں ہے۔ذرائعِ ابلاغ معاشر ے کی لگام جہاں کھینچتے ہیں معاشرہ اورخاندان وہی کاہوجاتاہے۔اس کی مثال یوں دی جاسکتی ہے کہ ہمارے مسلم معاشرے اورتمدن میں مسلمان نوجوان ، راہروان اُمت اور لیڈرانِ قوم کبھی توکرسمس کے کیک کاٹتے ہیں اورکبھی ہولی اوردیوالی میں نظرآتے ہیں ،کبھی نیوائیرنائٹ مناتے ہیں۔جبکہ بسنت کی تہوارتوہم غیروں کی سمجھتے ہی نہیں اس کوتوہم بڑے ذوق وشوق سے مناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہاں یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم مسلمان کبھی ویلنٹائن ڈے میں اپنے ہاتھوں میں پھول لئے ہوئے Girl Friendکوپیش کرتے ہیں۔ جہاں یہ مسلمان عیدالفطراوربقرعیدمنانے میں عیدکی دوگانہ پڑھ کرخوشی محسوس کرتاہے وہی اپریل فول میں سب سے آگے آگے ہوتاہے۔اگریہ سب کچھ ہمارے تہذیب کاحصہ نہیں توپھریہ کہاں سے آیا؟اسلامی ممالک میں غیروں کے طورطریقے کیسے رواج پاگئے؟مسلم معاشرے کےنوجوان نے اللہ اوررسول ،قرآن اوراسلام سےکیوں بے رخی برتی ؟ان کی راتیں شراب وکباب اورزنا کی محفلوں میں کیوں گزرتی ہے؟ان کے ہاتھوں سے قرآن اُترکر گھٹارکیوں آگیا؟انہیں یہ سب کچھ کس نے سکھادیا ؟اگرہم اس نقطے میں غورکریں تواس کاایک ہی جواب ہے اوریقینایہی جواب درست بھی ہے کہ یہ سب کچھ ذرائعِ ابلاغ کاکرشمہ ہے اسے دیکھ دیکھ کرغیروں کے تمام طورطریقے ہمارے اندررَچ بَس گئے ۔ذرائعِ ابلاغ نے غیروں کے لئے تبلیغ کے طریقے آسان تربنادئے اب انہیں یہاں آنے کی ضرورت ہی نہیں اپنے ممالک میں بیٹھ کروہ سب کچھ کرسکتے ہیں جوہم وہاں جاکربھی نہیں کرسکتے گھرکے اندرچادروچاردیواری میں بیٹھنے والی مستوردوشیزہ تک بھی ان کی رسائی ہیں اوروہ بھی ان کے وارسے نہیں بچ سکی جبکہ ہم نبی کریم ﷺکے اس قول کے مصداق ہوئے جس میں آپ نے فرمایا:

"وعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم "لَتَتَّبِعُنّ سَنَنَ الّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ. شِبْراً بِشِبْرٍ، وَذِرَاعاً بِذِرَاعٍ. حَتّىَ لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبَ لاَتّبَعْتُمُوهُمْ" قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ آلْيَهُودُ وَالنّصَارَىَ؟ قَالَ "فَمَنْ؟"12

’’تم ضروراگلی اُمتوں کی عادات واطوارکی بالشت دربالشت اورہاتھ درہاتھ پیروی کروگے۔حتی کی وہ گوہ (چھپکلی کی نسل کاایک جانور) کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی ا س میں داخل ہوں گے۔صحابہ کرام نے عرض کیاکہ :یارسول اللہ ﷺ پہلی اُمتوں سے آپ کی مرادیہودو نصاریٰ ہیں؟آپ نے ارشادفرمایاکہ پھراورکون؟‘‘

سورہ نور میں اللہ عزوجل کافرمان ہے:

’’إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ‘‘13

’’اور جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بےحیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا‘‘

اورہم اُس دن اربوں روپےخرچ کرکےبڑےشایانِ شان سےاس تہوارکومناتےہیں گویایہ عیدجیسی بہت ہی مقدس تہوارہو۔ اگرہم یورپ کی بات کریں تو وہاں بھی اس تہوارکوآوارہ نوجوانوں کی عیاشی اورمحبت کےنام سے اس دن کومنسو ب کیاگیاہے ۔ حقیقت میں ایک غیراسلامی معاشرے میں بھی عوام کی اکثریت اس تہوارکو غلسمجھتی ہے ۔

اسلامی معاشرت کے لحاظ سے یہاں سوال یہ اٹھتا ہے کہ ایک اسلامی جمہوریہ ملک ہونے کی حیثیت سے کیا واقعی پاکستانی میڈیا اپنے اعلیٰ مقام کی پاسداری کر رہا ہے ؟کیاہمارے ڈرامے اورتفریحی پروگرام ہماری ثقافت اور معاشرتی اور مذہبی اقدار کی پاسداری کرتے ہیں؟دیکھنے میں تویہ آ رہا ہے کہ جہاں ہمارے چینلز سے نشر کئے جانے والے پروگرم اور پڑوسی ملک کے ڈراموں کے ذریعے مغربی و ہندو کلچر کو فروغ دیا جا رہا ہے ۔ وہی ہمارے اپنے ڈرامے شادی، طلاق اورحلالہ کا غلط تصور پیش کررہے۔ اسی طرح مردوزن کامخلوط میل جول دیکھا کر مخلوط معاشرے کو فروغ دے رہے ہیں جو کہ سراسر ہماری مذہبی اور سماجی اقدار کے منافی ہے ۔انہی ڈراموں اورفلمزکودیکھ کرمسلم معاشرے کاایک نوجوان یہ گمان کرتاہےکہ میراآئیڈیل وقت کے اداکارہیں۔کیونکہ میڈیانے طوائف کے نام سے مشہورہونے والی عورتوں اورفلم میں کام کرنے والے مردوں کوفلم سٹاراورہیروبناکر اوج ثریا تک پہنچایا ہے۔2000ءمیں جب پہلی بار بسلسلہ تعلیم میراکراچی جاناہواتووہاں کے کچھ اوباش لڑکوں اورلڑکیوں کے طرزوانداز کودیکھ کرشروع شروع میں میں یہ سمجھا کہ یہ لوگ بتکلف ایک خاص طرزوانداز اختیارکررہے ہیں مگرتحقیق کے بعد معلوم ہواکہ نہیں یہ توانڈیا کی فلمیں دیکھ دیکھ کر اب ان کایہ طرزوانداز ان کی عادت ثانیہ بن چکی ہے۔

ان فلم سٹاروں کے تمام کرتُوتوں کویہ نوجوان نسل فخریہ طور پر اپناتے ہیں اورتواورنکاح اورطلاق کے معاملے کوبھی فلمی اسٹاروں کی رہنمائی میں مذاق بناکرسرانجام دیتے ہیں۔میرااپناواقعہ ہے کہ عصرکے نمازکے بعددارالافتاء میں میرے پاس ایک نوجوان آیااورکہنے لگاکہ میں اورمیری اہلیہ دونوں ایک ساتھ فلم دیکھ رہے تھے اس میں ایک سین آیاجس میں فلم سٹارنے اپنی محبوبہ کے ہاتھ کوہوامیں لہراکرچھوڑتے ہوئے کہاکہ "جامحبوبہ تجھے تین طلاق"میں نے بھی مذاق میں ہی یہی کہاتواہلیہ نے مجھے کہاکہ اس سے طلاق ہوجاتی ہے آپ نے ایسا کرکےغلط کام کیایہ نوجوان پوچھنے لگاکیامذاق میں بھی طلاق ہوجاتی ہے؟اب اس فلمی دنیا سے تیارشدہ نوجوان کو اس فقہی مسئلے کاکیاعلم ہے؟حالانکہ حدیث میں مروی ہے:

" أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ "14

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین کام ایسے ہیں کہ جن کا ارداہ بھی ارادہ اور مذاق بھی ارادہ ہے: نکاح ، طلاق، اور رجوع۔ "

کراچی میں طلاق کی شرح پرکئے گئے ایک سروے کی رپورٹ پرتجزیہ کرتے ہوئے عمرفاروق صاحب لکھتے ہیں:

"ازدواجی زندگی میں ناکامی اورطلاق کی وجوہات پراگرغورکیاجائے توتین بڑی اوربنیادی وجوہات سامنے آتی ہیں:سب سے پہلی وجہ میڈیاکے باعث وجودپانے والی "لادینیت اورآزادی"کی ذہنیت ہے۔"15

الیکڑانک میڈیا ہو یا پرنٹ فحاشی اور عریانیت رفتہ رفتہ بڑھتی جا رہی ہے ۔اگر جلد ہی اس کا تدارک نہ کیا گیا تو صورتحال سنگین رُخ اختیار کر سکتی ہے ۔جبکہ یہ انتشار اور خلفشار پھیلانے کا ذریعہ بھی بن گیا ہے،چٹ پٹی اور گرما گرم خبروں کی ترسیل ہو یا کسی بھی ایشو کو اُچھالنا یا فروعی مسائل کواُبھارناپرنٹ میڈیا کا خاصہ بنتا جا رہا ہے ۔ اس ''جرنل ازم'' سے جہاں بعض اوقات ہمارے ملک کے وقار کو کاری ضرب پہنچی ہے وہی آزادیِ رائے کا تصور بھی مسخ ہو کر رہ گیا ہے ۔

مسلم معاشرے پربرےاثرات مرتب کرنے والاایک اہم عنصرذرائع ابلاغ کے ذریعے تشہیرپانے ولاسیکولراقتصادی نظام capitalism ہے جس کے اصول وضوابط میں یہ ہے کہ جس طرح ہوسکے (حلال ہویاحرام جائز ہویاناجائز)بہت سارامال جمع کرو۔جس کے پاس جتنازیادہ مال ہوگاوہ اتناہی زیادہ صاحبِ حیثیت ،محترم ومکرم شخصیت ہوگا۔گویااس عارضی حیات میں انسانی احترام اوربڑے بننے کامدار محض روپیہ اورپیسہ ہے۔لہذاسرمایہ جمع کرنے کے لئے تمام جائز وناجائز عوامل کوبرروئے کار لایاجاسکتاہے۔خواہ وہ عوامل وذرائع سود،جوئے اوربدکاری اوربدفعلی کاکیوں نہ ہوں۔یہی وجہ ہے کہ مغربی معاشرے میں ذرائعِ ابلاغ غلط طریقے سے مال کمانے کاایک اہم اورسستاذریعہ ہے۔جبکہ المیہ اورافسوس اس بات پرہے کہ حکومت کی لاپرواہی اورعدم توجہ کی وجہ سےہمارے مسلم معاشرہ نے بھی آہستہ آہستہ یہی روش اختیارکرناشروع

کردی۔ پیسےکمانے کی خاطر زناکرنااوراس کی ویڈیوبناکراپنی ویب سائٹ اور page پررَک کراس کے ذریعہ ڈالرکمانا ایک عمدہ کاروبارکی شکل اختیارکرچکاہے۔ویب سائٹ میں جو Dark ویب سائٹ ہے اس کااستعمال تومحض انہی غلط دھندوں اورغلط طریقوں سے مال کمانے(انسانی ا سمگلنگ،منشیات فروشی اورعصمت فروشی خاص کربچوں پرجنسی تشددکرکے قتل کرنا) کے لئے کیاجاتاہے جس کے ذریعے لوگ لاکھوں ڈالرکماتے ہیں۔اس ویب سائٹ کواس لئے استعمال کیاجاتاہے کہ یہ حکومت اور سیکورٹی اداروں کے گرفت میں نہیں آتی۔اس حوالے سے سدرہ سبحان لکھتی ہے:

"انٹرنیٹ کے تین بڑے حصے ہیں:

1-surface netجس کوہم سب استعمال کرتے ہیں۔ اسکا حجم محض چار فیصد ہے۔اس میں روزمرہ کے سارے کام انجام ہوتے ہیں جیسے فیس بک ، گوگل سرچنگ وغیرہ۔

2-Deep Webیہ یہ وہ تمام سائٹس ہیں جو عام استعمال کے لئے نہیں ہیں۔ ان میں بینک ریکارڈز، اکیڈیمک معلومات وغیرہ موجود ہیں۔ ان تک رسائی اس وقت ممکن ہے جب ہم اس ادارے میں ملازمت کرتے ہوں یا انکے پاس ورڈ ز اور یوزر آئی ڈیز ہمارے پاس ہوں۔

3-(Dark webڈارک ویب)یہ انٹر نیٹ کا سب سےگہرا حصہ ہے جہاں تک پہنچنا ناممکن ہے۔ یہ عجیب شیطانیت بھری دنیا ہے یہاں تمام غیر اخلاقی اور غیر قانونی کاروبار ہوتے ہیں۔ یہاں تک رسائی کے لئے کسی عام براوئزر کا استعمال ناممکن ہے۔ یہاں سب سے خطر ناک کھیل ہیومن آرگنز کی سمگلنگ کا ہے۔اور ان میں child pornography سب سے مقبول ترین کاروبار ہے۔ پاکستان میں اب تک اس نوعیت کے تین بڑے کیسز ہو چکے ہیں۔ جاوید اقبال مغل جس نے ایک ویڈیو گیم سنٹر بنایا ہوا تھا جن میں وہ بچوں کو پھنسا کر انہیں پیسے دے کر جنسی تشدد کر کے انکی لاشوں کو تیزاب میں جلا دیتا تھا اور ویڈیو ز child pornographyوالوں کو بیچ دیا کرتا تھا۔ اس نے اپنے جرم کا خود ہی اعتراف کیاتھا اور بعد میں وہ جیل میں مردہ پایا گیا تھا ۔

دوسرا واقعہ قصور میں چند اہم سیاسی شخصیات اور پولیس کی ایماء پر2006 سے2015 تک 300 بچوں کا جنسی تشدد کر کے ان کی ویڈیوزکی فروختگی کا ہے لیکن افسوس کہ مجرم تا حال آزاد ہیں اور اس کیس کا کچھ پتہ نہیں چلا۔

تیسرا واقعہ حال ہی میں قصور میں زینب کے اغوا، تشدد اور قتل کا ہے جس کے مرکزی ملزم کو نفسیاتی مریض اور مستری بتا کر گرفتار تو کر لیا ہے لیکن لگتا ہے کہ اب اسے بھی مارکر کیس بند کردیا جائے گا اور یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔"16

اوراگرہم سوشل میڈیا کولیں تویہ باہمی رابطے کا مؤثرترین ذریعہ سمجھا جاتا ہے اس کے کتنے زیادہ منفی آثرات معاشرے پر مرتب ہو رہے ہیں۔اب سوشل میڈیا لوگوں کو بدنام کرنے ،بے بنیاد اور من گھڑت خبریں پھیلانے ،حریفوں کے خلاف پروپیگنڈا کرنے اور بے ہودہ و نامناسب تصاویر واور یڈیوز کی تشہیر کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے ۔اس

کے ساتھ معاشرے کے مختلف طبقات اور مکاتب فکر میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت پروان چڑھ رہی ہے ۔جہاں یہ فروعی مسائل،باہمی انتشار اور خلفشار کا باعث ہے وہی خانگی زندگی اور رشتوں میں دراڑ کا موجب بھی بن چکا ہے ۔لوگ سوشل میڈیا میں اتنے مگن ہیں کہ ان کے پاس اپنے قریبی رشتوں کیلئے وقت ہی نہیں۔

گذشتہ سال یعنی 2016میں مشہور ماڈل اوراداکارہ قندیل بلوچ کے غیرت کے نام پرقتل کے بعدپارلیمنٹ سے بڑھ کر میڈیاپر دوباتیں زیادہ موضوع سخن بنی رہی۔پہلی بات غیرت کے نام پرقتل دوسری بات زناء بالجبر۔شرعایہ دونوں کام قابل ملامت ومذمت ہیں مگریہ بات بھی قابل غورہے کہ ایسے واقعات ہمارے مسلم معاشرے اورخاندانوں میں کیوں پیش آتے ہیں۔یہ کن اَثرات کے نتائج ہوتے ہیں۔اس حوالے مرزاایوب بیگ صاحب لکھتے ہیں:

> "ہمارے حکمران مغربی اورمشرقی معاشرے کوسمجھنے میں بری طرح ناکام ہوچکے ہیں۔ایک تومغربی معاشرہ مکمل طورپرسیکس فری ہوچکاہے۔دوسرایہ کہ وہ خاندانی بندشوں سے آزادہوچکے ہیں۔خاندان کاتصورچکناچورہوچکاہے۔اس کے باوجودوہاں جنسی معاملات پرقتل وغارت گیری ہوتی ہے۔لیکن جس مشرقی معاشرہ میں آپ فیشن اورروشن خیالی کے نام پرفحاشی وبے حیائی پھیلانے کی کھلم کھلااجازت دے رہے ہیں وہاں خاندانی نظام ابھی اللہ کے فضل وکرم سے بہت مضبوط ہے۔لہذاایک بہت بڑاتضادپیداہوجاتاہے۔ایک طرف بے حیائی،فحاشی اورعریانی کی تشہیرسرعام کی جاتی ہے جس سے ناپختہ نوجوان ذہن غلط کاموں کی طرف راغب ہوتے ہیں۔پھریہ کہ آپ بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہمارامعاشرہ Male Dominated ہے۔جس سے یہ غلط بلکہ انتہائی غلط طرزفکرپیداہوچکاہے کہ مردجوچاہے کرتاپھرے۔
>
> حقیقت یہ ہے کہ مضبوط خاندانی نظام کاحامل مردجب اپنی بہن،بیٹی یابیوی کوکسی مردکےساتھ حالت غیرمیں دیکھتاہے تواس کے آنکھوں میں خون اُترآتاہے۔اس صورت حال میں آپ غیرت کے نام پرقتل پردس بارپھانسی کے سزاکاقانون بنادیں۔یہ قتل نہیں روک سکیں گے۔لہذاضرورت اس امرکی ہے کہ اس فحاشی ،بے حیائی اوربے غیرتی کوپھیلانے والے تمام ذرائع کاخاتمہ کیاجائےجونوجوان نسل کوجنسی بے راہ روی کی طرف راغب کرتے ہیں۔آپ بارود اوردیاسلائی کوخودقریب لائیں اورپھرکہیں آگ لگ گئی دھماکہ ہوگیا۔"17

سوسائٹی اورخاندان میں سوشل میڈیامیں سب سے زیادہ استعمال ہونے والاذریعہ فیس بُک ہے۔بذات خود تواس کی ضرورت اوراہمیت سے انکارکرناممکن نہیں مگرایک چیزکے جب دوپہلوہوتواس کی دونوں پہلووں کااندازہ کرکے اس پر عمل کرناہوتاہے ایسانہ ہوکہ اس کی مضرات اورنقصانات اس کے فوائدسے کئی زیادہ ہوں۔جس طرح کہ شراب اورجوئےکے متعلق ارشادخداوندی ہے:

’’وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ‘‘18

’’فوائد سے اس کےنقصانات زیادہ ہیں‘‘

لہذاضروری ہے کہ مسلم معاشرے پراس کے ہونے والے نقصانات کاجائزہ لیا جائے۔تاکہ معاشرے کے افراد اس بات سے آگاہ ہوں کہ فیس بُک کااستعمال ضرورت کے طورپرخاص افراد کے لئے ہے نہ کہ ہرفرد کے لئے جوکہ اس کے فوائد کی بجائے نقصانات میں مبتلاہوجائے۔فیس بُک کے نقصانات کاجائزہ کچھ یوں پیش کیاجاتاہے:

* خاندانوں اور معاشروں کا شیرازہ بکھیرنے اور انکے درمیان اختلافات کی خلیج بڑھا نے میں فیس بُک کا نمایاں کردار ہے۔ فیس بُک استعمال کرنے والے میاں بیوی ایک دوسرے کو وقت دینے کے بجائے بیشتر وقت اس سائٹ پر صرف کرتے ہیں اور دونوں کو ایک دوسرے سے خیانت کرنے کے لیے بھی فیس بُک آسان ذرائع فراہم کرتا ہے - بعض میاں بیوی تو ایک دوسرے کے فیس بُک اکاؤنٹ کو با قاعدگی سے چیک کرتے ہیں کہ کہی اس کے ساتھی کے دوسرے کے ساتھ خفیہ یا نا جائز تعلقات تو نہیں ہیں۔

* فیس بُک کے ذریعے معاشرے کےافراد اپنی ذاتی معلومات کو سائٹ پر منتقل کرتے ہیں اور نا جائز تعلقات استوار کرنے کے لیے بھی اس ذریعہ کو استعمال کرتےہیں۔ ان ذاتی معلومات اور نا جائز تعلقات سے کوئی بھی با خبر ہو کر ان کو اس نوجوان کے خلاف استعمال کر سکتا ہے جس سے اس نوجوان اورا سکے خاندان کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔

* تصویرکے متعلق علماء کرام نے خاص مواقع پرخاص شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے۔19

مگرمعاشرے میں موبائیل فون اور فیس بُک کے زیادہ استعمال نے ان حدودوقیودکوبالکل ختم کردیااب عوام اورخواص سب کے سب تصاویرکا بے دھڑک اوربلاروک ٹوک استعمال کررہے ہیں ۔جبکہ معاشرے کے ناسمجھ افردتواسے بالکل بغیرکسی قَدغَن کے اسے جائز کہتے ہیں۔اوردلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ علماء کرام بھی تواپنے فیس بُک پرتصاویرشیئرکرتے ہیں۔

مگربات یہاں آکرنہیں ٹھرتی بسااوقات خاندان کے عورتوں کی تصاویرکوفیس بُک سے اٹھا کر انتہائی نازیبا طریقے سے پیش کیا جاتا ہے۔میرے ایک دوست نے مجھے اپناواقعہ بیان کیاکہ نیٹ کےذریعےمیرے لیپ ٹاپ کوہیک کرکے اس سے میرے خاندان

والدہ، ہمشیرہ وغیرہ کی تصاویرچرا کر کسی انجان بدن پران کے چہرے لگاکروہ حیاسوزویڈیوزبنائی گئیں جن کا تصورکرکےمیرے رونگھٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔یہ تمام اَثرات فیس بُک اورجدیدمیڈیا کے ہیں۔

* بسااوقات مختلف سیاسی ومذہبی شخصیات کے کارٹونوں کی تشہیرکی جاتی ہے۔کبھی کبھارتوان کی تصاویرکے ساتھ جانوروں کے اعضاء کوشامل کرکے ان کی کردار کشی کی جاتی ہے۔کسی کے بعض اعمال واقوال سے اگرچہ ہم متفق نہ ہومگرشرف انسانی انہیں حاصل ہے جس کی پاسداری بہرحال لازمی ہے۔اوران کرتوتونسے معاشرے پر غصہ ،حسد،بغض وغیرہ جیسے اَثرات مرتب ہوتے ہیں۔

* خاندان کےمردوخواتین فیس بُک پراپنی خوبصورت تصاویرشیئر کرتے ہیں۔جو بے پردگی کے علاوہ جنس مخالف کے لئے فتنے کاباعث بھی بن سکتی ہیں۔

* کچھ حضرات مقدس مقامات پربنائی گئی اپنی تصاویرنشرکرتے ہیں جیسے حج،مقامات عمرہ کی تصاویراس کامطلب ریاوشہرت کے سوااورکچھ نہیں ہے۔اوریہ طرز عمل انسان کے اخلاص کوختم کرنے والااوراس میں ریاکے جذبات کوفروغ دینے کاباعث ہے۔

* جس چیزکودیکھناجائز نہیں انہیں (like)کرنابھی جائز نہیں جبکہ فیس بُک پریہ دونوں کام بغیرکسی جھجک کے ہورہے ہیں۔

* پہلے پہل توآدمی فیس بُک پرنامحرم عورتوں کے دیدارسے لطف اندوزہوتاہے مگررفتہ رفتہ جب حیاختم ہوجاتی ہے توپھرآدمی اسے باعث شرم وحیااورعارہی نہیں سمجھتا۔توڑے ہی عرصے کے بعدجب اس کی عادت دل میں گھر کرجاتی ہے پھراس کوترک کرنانہایت ہی محال ہوتاہے۔

* فیس بُک معاشرےمیں فرقہ واریت کوپھیلانے میں ایک اہم کرداراداکررہاہے۔جس سے معاشرے پرتباہ کن اَثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔

* سب سے بڑی بات یہ ہے کہ فیس بُک کھولنے والا اپنے آپ کوفتنے اورامتحان کے لئے پیش کرتاہے۔کیونکہ جب بھی آدمی فیس بُک کھولتاہے توبہت ساری شراوربے حیائی کے پیغامات موصول ہوناشروع ہوجاتے ہیں جس سے آدمی ایک مدت تک اپنے آپ کوبچاتارہتاہے مگرتھوڑے ہی عرصہ بعدوہ اس کاشکارہوکرگناہوں کی آماجگاہ میں داخل ہوجاتاہے۔

نتائج بحث:

لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ان تمام ذرائع ابلاغ کو مثبت طریقے سے انسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے استعمال کیا جائے اور حتی الوسع ان کے منفی اثرات سے بچا جائے۔حکومت وقت ہرممکنہ کوشش بروئے کار لاکر اس طوفان بلاخیز کے سامنے سد اسکندری باندھ لے تاکہ خاندان ،معاشرہ اور اسلامی سوسائٹی توڑ پھوڑ ،انتشار،بدامنی ،بے سکونی اور بے راہ روی کے سیلاب سے بچ جائے۔

حوالہ جات:

1. ڈاکٹر،محمدشمس،ابلاغ عامہ کی نئی جہتیں،اسلام آبادمقتدرہ قومی زبان،2009،ص:132
2. بیہقی، احمد بن حسین، السنن الکبری، دار الکتب العلمیة ،بیروت:1424،ج: 10 ص: 323
3. سورہ القلم:۶۸:۴
4. قشیری،حجاج بن مسلم،الصحیح لمسلم ، کتاب البر والآداب والصلة،باب تفسیر البر والإثم ،ح:2553،قدیمی کتب خانہ،کراچی:س ن،ج:2ص:151
5. سورہ الحجرات:29:49
6. سورہ النساء:148:4
7. عثمانی،مفتی محمدشفیع،معارف القرآن،ادارہ المعارف،کراچی:1977،ج:6:ص:383
8. العمران3:110
9. العمران:3:104
10. ڈاکٹر،محمدوسیم شیخ،ذرائعِ ابلاغ اوراسلام،لاہور:مکہ پبلی کیشنز،فروری 2003ء،ص:34
11. منیراحمدخان،مغربی سیاسی افکار،علمی کتب خانہ،لاہور:2015،ص:266
12. بخاری،ابوعبداللہ محمدبن اسماعیل،کتاب الاعتصام.باب قول النبیﷺلتتبعنّ سنن من کان قبلکم،حدیث نمبر:۷۳۶۰،لاہور:مکتبہ رحمانیہ،سن اشاعت ندارد،ج:۲ص:۶۳۸
13. سورہ النور:19:24
14. سجستانی،سلیمان ابن اشعث،سنن ابي داود،کتاب النکاح،باب فی الطلاق الهزل، رقم:2194،لاہور،مکتبہ رحمانیہ،۱/۳۱۶
15. عمرفاروق،دولت یاسکون،ہفت روزہ شریعہ اینڈبزنس،کراچی،28اگست2013،ص:15
16. https://www.mashriqtv.pk/29-Jan-2018/15632
17. وہی توظالم،فاسق اورکافرہے،مرزاایوب بیگ،ہفت روزہ ندائے خلافت،لاہور:13دسمبر2016،ص:4
18. البقرہ:۲:۱۱۹
19. عثمانی،مفتی محمدشفیع،تصویرکی شرعی حیثیت،ادارہ المعارف،کراچی:ص:27